امام حسینؑ زندہ رہتے تو کیا ہوتا؟

حکیم الامت علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد نقوی

جب کہ تمام عرب یزیدی خلافت کو تسلیم کر کے بیعت کر چکے تھے صرف امام حسینؑ بیعت سے انکار کر کے خانہ نشین تھے اگر یزید ان کو بیعت کے واسطے نہ چھیڑتا تو کیا ہوتا دوسری خلافتیں آزادانہ جو کچھ کرنا تھا کرتی رہیں ان کو کیا نقصان پہونچا ہر ایک کے حامی ان کے کرتوتوں پر ہوشیاری سے پالش کرتے رہے وہی تو ہوتا جو خلافتوں میں ہوا یزید کو کیا خطرہ تھا۔ اگر امام حسینؑ اس دور میں کچھ کرتے تو بجز اسلامی ترقی اور حق کی تقویت کے کون سی برائی ہوجاتی جس کو امام حسینؑ بار بار تحریروں میں واضح کرتے رہے۔ لہٰذا اقرار کرنا ہوگا کہ اس جماعت کے ہاتھوں امام حسینؑ کے واسطے جو کچھ ہوا وہ محض اس لئے کہ حقیقی اسلام دنیا میں نہ پھلے پھولے اور سب کے سب دشمن اسلام تھے ایسی حالت میں امام حسینؑ کی راہ عمل کیا ہونا چاہئے تھی اگر امام حسینؑ یزید کے ساتھی بن جاتے تو اسلام کا ساتھی کون رہتا۔ امام حسینؑ اپنی شہادت کو ٹال نہ سکتے تھے امامؑ کے سامنے باپ و بھائی کے نمونے موجود تھے جنھوں نے ظاہری خلافت سے دست کشی کی اور خانہ نشینی اختیار کی۔

جناب امیرؑ بھی سازشوں کا شکار ہو کر شہید ہوئے امام حسنؑ کو سات مرتبہ زہر دیا گیا آخر چپ چپاتے شہید ہوگئے۔ حسینؑ تو خاموشی کے ساتھ نانا کی قبر کے مجاور بنے بیٹھے تھے ان سے بیعت کا مطالبہ قتل کی دھمکی دینا کیا معنی رکھتا تھا۔ اگر امام حسینؑ بیعت کر لیتے تب بھی زندہ نہ بچتے ان کا خاتمہ بھی زہر سے ہوتا اگر حسینؑ یزید کے ساتھ ہوجاتے تو اسلامی بقا کا ذمہ دار کون ہوتا حقیقی اسلام دنیا سے رخصت ہوجاتا حق ناحق سے شرمندہ رہتا پھر امام حسینؑ کے واسطے چارہ کار کیا رہ گیا تھا بجز اس کے کہ جان دے دیں یا بیعت کریں غیور حسینؑ نے بیعت سے دامن کشی کی اور وہ راہ تحمل اختیار کی جو خلیل اللہ نے اختیار کی، آگ میں جلنا تک گوارا کیا وہی کیا امام حسینؑ نے جو انبیاء نے کیا (نعوذ باللہ) اگر انبیاء نے غلطی کی تو امام حسینؑ نے بھی غلطی کی، امام حسینؑ نے اقوام عالم کو سبق دیا کہ قومی موت کسی کو نہیں چھوڑتی اگر قوم مرتی ہے تو کوئی زندہ نہیں بچتا۔ وفات رسولؐ خدا کیا تھی اسلامی موت تھی جس قدر وفات کو عرصہ گذرا اسلامی قوم کی زندگی معرض خطر میں پڑگئی ۔ مذہبی اخلاق معاشرتی سیاسی موت قریب ہوتی گئی۔

عہد یزید میں جاں بلب اسلام کے لئے آخری لمحے تھے امام حسینؑ نے فیصلہ کرلیا کہ قوم مرگئی تو میری تنہا زندگی قومی زندگی نہیں کہی جاسکتی، میں بھی سیاسی موت مرجاؤں گا۔ اور قوم کی زندگی کے لئے موت میری ہوئی تو درحقیقت وہ موت نہیں ہے قومی زندگی ہے اور حسینؑ بھی اس قوم کی ایک فرد ہیں امام حسینؑ نے اس حقیقت کو ساتھیوں کے ذہن نشین کرادیا اور خدمت خلق و ہمدردی قومی کے لئے جان دیکر قوم کو زندہ کردیا۔

مسلمانان عالم کو سبق پڑھایا کہ قومی موت کو اپنی موت سمجھو جب قومی موت کا سوال ہو تو ہر فرد قوم کا فرض ہے کہ بڑے سے بڑے نقصان کو گوارا کر کے قوم کو بچائے اسی کا نام قربانی ہے۔

ماخوذ از الواعظ دسمبر ۱۹۴۴ء صفحہ نمبر ۲۸

